قرآنی عربی بنیادی قواعد

انَّا جَعَلنَاهُ قُرآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُم تعقِلُونَ

محمد اقبال، دوحا قطر

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي

- انَّا جَعَلناهُ قُرآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُم تَعقِلُونَ

  ہم نے اسکو بنایا ہے عربی زبان کا قرآن تاکہ تم سمجھ لو (یوسف: 2)

- كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

  یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے (اے محمد ﷺ) ہم نے تمھاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اسکی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں

- حضرت عمرؓ نے فرمایا:

  تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ،

  عربی زبان سیکھو کیونکہ یہ امور دین میں سے ہے

☛ قرآن کو سمجھ کے پڑھنا ہے۔ قرآن کو سمجھنے کیلئے اسکی زبان کا سمجھنا ضروری ہے

عربی زبان

- عربی زبان افرو-ایشیائی لسانی خاندان (Afro-Asiatic Language Family) سے تعلق رکھتی ہے
- اس بڑے خاندان کے اندر عربی، سامی زبانوں (Semitic Languages) کی ایک اہم زبان ہے۔
- سامی زبانیں (Semitic Languages :) افرو۔ایشیائی (Afroasiatic) زبانوں کے خاندان کی ایک اہم اور بڑی شاخ ہیں، جو بنیادی طور پر مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ اور قرنِ افریقہ (Horn of Africa) کے علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں
- عربی کی قریبی سامی زبانوں میں عبرانی (Hebrew)، آرامی (Aramaic))، سریانی (Syriac))، فینیقی (Phoenician) زبانیں شامل ہیں
- قدیم سامی زبانوں میں اکدی Akkadian))، آشوری اور بابلی اور کنعانی زبانیں بھی شامل تھیں (جواب معدوم ہوچکی ہیں)
- سامی خاندان کی زبانیں دنیا کی تین بڑی آسمانی مذاہب (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) کے مقدس متون (Scripts) کی حامل رہی ہیں، جس کی وجہ سے تاریخی، تقابلی لسانیات (Comparative Linguistics) اور الہیاتی مطالعے میں انہیں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

عربی زبان

- عربی زبان کی ابتدائی صورت جزیرہ نما عرب(Arabian Peninsula) بالخصوص اس کے شمالی، وسطی اور مغربی خطے میں پروان چڑھی
- لسانی ماہرین کے مطابق، جب قدیم سامی زبانیں آپس میں جڑی ہوئی تھیں (تقریباً تین سے چار ہزار سال قبل مسیح کے دوران)
- اس وقت عربی کی ابتدائی جڑیں مشرق وسطیٰ کے سامی خاندان کا حصہ تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ جغرافیائی پھیلاؤ کے نتیجے میں جنوبی اور شمالی سامی بولیاں الگ ہونا شروع ہوئیں۔
- 8ویں صدی قبل مسیح سے چوتھِ صدی قبل مسیح - اس دور کی عربی بولیاں اور لہجے پتھروں پر کندہ تحریروں(Inscriptions) کی شکل میں ملتے ہیں (یہ بولیاں/خطوط کلاسیکی عربی کی براہِ راست پیشرو(Predecessor) مانیاں جاتی ہیں
- 5ویں تا 7ویں صدی عیسوی- اسلام سے چند صدیاں قبل جزیرہ نما عرب کے مختلف قبائل کے درمیان ایک مشترکہ اور متفقہ ادبی زبان ابھر کر سامنے آئی، جس میں قبائلی شاعری (معلقات وغیرہ) کہی گئی۔اسے کلاسیکی عربی سمجھا جاتا ہے
- قرآنی دور اور معیاری تشکیل- 7ویں صدی عیسوی(610ء تا 632ء) میں قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی عربی زبان کو ایک تحریری اور دائمی محفوظ شکل مل گئی۔ عربی زبان جزیرہ نما عرب سے نکل کر مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ اور دیگر خطوں میں پھیل گئی اور ایک بین الاقوامی تہذیبی و علمی زبان بن گئی۔

قرآنی عربی - ایک تعارف

کچھ اس پروگرام کے بارے میں :

- یہ معیاری عربی (Standard Arabic) سکھانے کا مکمل زبان کورس نہیں ہے۔
- یہ قرآنی عربی (Qur'anic Arabic) کا بھی جامع یا مکمل نصاب نہیں، بلکہ مطالعۂ قرآن اور بنیادی قرآن فہمی میں معاون ایک تعارفی پروگرام ہے۔
- اس کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کلاس کے شرکا قرآنی عبارت کو دیکھتے ہوئے، اگر مکمل طور پر نہیں تو کافی حد تک اس کی بنیادی ساخت اور اجزا کو پہچان سکیں:

شرکائے کلاس بتدریج یہ شناخت کرنے کے قابل ہوں کہ:

- کون بات کر رہا ہے، کس سے بات ہو رہی ہے، اور کس زمانے کا بیان ہے؟
- لفظ مذکر ہے یا مؤنث، واحد ہے، تثنیہ ہے یا جمع؟
- فعل، فاعل، مفعول اور مصدر کون سے ہیں، اور فعل کس ساخت/باب سے تعلق رکھتا ہے، مثلاً ثلاثی مجرد یا مزید فیہ؟
- عبارت میں ضمائر، حروفِ جر (Prepositions)، معرفہ و نکرہ، صفت و موصوف اور بنیادی اعرابی حالت کیا ہے؟ فعلِ ماضی، فعلِ مضارع، امر اور نہی کے صیغوں کو کیسے پہچانا جائے؟

حروفِ تہجی (Alphabets)

- کسی زبان کے بنیادی تحریری نشانات کو حروفِ تہجی (Alphabet) کہتے ہیں۔ عربی میں انہیں حُرُوفُ الْهِجَاءِ یا الأبجدية العربية (Arabic Alphabet) کہا جاتا ہے
- عربی میں بنیادی حروف کی معروف تعداد 28 ہے، ہمزہ (ء) کو بعض تدریسی نظاموں میں الگ حرف شمار کیا جاتا ہے، لیکن روایتی 28 حروف کی گنتی میں یہ مستقل حرف کے طور پر شامل نہیں ہوتا۔

عربی کے 28 بنیادی حروف:

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض
أَلِف	بَاء	تَاء	ثَاء	جِيم	حَاء	خَاء	دَال	ذَال	رَاء	زَاء	سِين	شِين	صَاد	ضَاد

ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	ه	و	ي
طَاء	ظَاء	عَين	غَين	فَاء	قَاف	كَاف	لَام	مِيم	نُون	هَاء	وَاو	يَاء

ہمزہ (Hamzah) کو مختلف صورتوں میں لکھا جاتا ہے - أ، إ، ؤ، ئ، ء

حروف تہجی (Alphabets)

کچھ دیگر تحریری صورتیں:

- تاء مربوطۃ (ة) - اسے گول ت (تا) کہا جاتا ہے۔ اکثر مؤنث الفاظ کے آخر میں آتی ہے، جیسے: رَحْمَة، جَنَّة
- الف مقصورۃ (ى) – یہ "یاء" کی شکل میں ہوتا ہے لیکن اس پر کوئی نقطہ نہیں ہوتا اور آواز الف ہی کی ہوتی ہے جیسے هُدَى، مُوسَى

حرکات (Short Vowels) :

- فَتْحَة (زبر) : آواز اوپر اٹھتی ہے (اَ
- كَسْرَة (زیر) : آواز نیچے جاتی ہے (اِ
- ضَمَّة (پیش) : ہونٹ گول ہوتے ہیں (اُ)
- شَدَّه (تشدید) : مشدّد حرف دراصل دو حروف کے برابر ہوتا ہے: پہلا ساکن اور دوسرا متحرک
- سُكُون (ْ) حرف پر مختصر vowel نہ ہونا۔
- تَنْوِين ۔اکٹھی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش کو تنوین کہتے ہیں (ً - ٍ - ٌ)

عربی قواعد - تعارف

- عربی زبان میں قواعد کی اصطلاحات انگریزی اور اردو کی ہی طرح ہیں... انگریزی میں بات یا تقریر کو آٹھ حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی اسم noun، فعل verb، صفت adjective، فعل متعلق adverb، ضمیر pronoun، عطف conjunction، جر preposition اور تعجب interjection ....
- عربی قواعد انگریزی اور اردو کے مقابلے پر بہت منظّم ہے... جس کی وجہ سے عربی کا سیکھنا اور سمجھنا کافی آسان ہے... عربی کے اس نظم و ضبط کی وجہ سے اکثر لوگ اسے سیکھنا نہایت مشکل سمجھتے ہیں... حالانکہ عربی کو اس وجہ سے ہی سیکھنا آسان ہوا ہے
- عربی میں تمام با معنی الفاظ یعنی کلمات کو تین بنیادی حصّوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے یعنی اسم، فعل اور حرف... بولے جانے والے الفاظ کا تعلق ان تین میں سے کسی ایک سے ضرور ہوگا... باقی تمام اصطلاحات ان تین کے تابع ہونگی اور اسکی وجہ بھی موجود ہوگی
- عربی زبان کو سیکھنے کے لئے عربی کو دو قسم کے علوم میں تقسیم کیا گیا ہے...

1. عِلْمُ النَّحْو (Syntax / Arabic Syntax): اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب کو کہتے ہیں... اسم (Noun)، فعل (Verb)، اور حرف (Particle) کی پہچان اور جملے میں ان کا کردار
2. عِلْمُ الصَّرْف یا عِلْمُ التَّصْرِیف: (Morphology / Arabic Morphology): الفاظ کی بناوٹ اور ان کے صیغوں کا علم۔ ایک بنیادی لفظ (Root) سے اسم، فعل، اور فاعل بنانے کے طریقے معلوم کرنا

کلمہ
(Parts of Speech)

اِسْم
(Noun)

اسم اس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز، جگہ یا آدمی کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔ مثلاً رَجُلٌ (مرد، حَامِدٌ (خاص نام)، طَیِّبٌ (اچھا)

ایسا کلمہ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ مثلاً جانا، کھانا، پڑھنا

فِعْل
) Verb(

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانوں ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً اس نے مارا، وہ گیا، وہ پیتا ہے یا پیے گا

حرف
) Particle(

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانوں ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً اس نے مارا، وہ گیا، وہ پیتا ہے یا پیے گا

ان کی تفصیل آگے

اسم

- ایسا لفظ جو کسی شخص، چیز، جگہ، صفت، کیفیت یا تصور کا نام بتائے اور اپنے اندر زمانہ (ماضی، حال یا مستقبل کا مفہوم) نہ رکھتا ہو مثلًا اللّٰہُ ، رَسُولٌ ، كِتَابٌ، الْجَنَّةُ ، عَذَابٌ ، رَحْمَةٌ

اسم کو کیسے پہچانیں (عَلَامَاتُ الِاسْمِ)

علامت / وضاحت	قرآنی مثال
جس لفظ کے شروع میں اَل آ سکے، وہ عموماً اسم ہوتا ہے	الْكِتَابُ، الْحَمْدُ، الْمُؤْمِنُونَ
اسم کے آخر میں تنوین (دو زبر۔ دو زیر یا دو پیش) آ سکتے ہیں	هُدًى، رَسُولٌ، عَذَابٍ
مِنْ، فِي، إِلَى، عَلَى، بِ، لِ وغیرہ کے بعد آنے والا لفظ اسم ہوتا ہے	فِي الْأَرْضِ، مِنَ السَّمَاءِ، بِاللّٰهِ
یَا کے بعد پکارا جانے والا لفظ اسم ہوتا ہے	يَا آدَمُ، يَا مُوسَىٰ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اضافت یا حرفِ جر کی وجہ سے حالتِ جر میں آ سکتا ہے	رَسُولُ اللّٰهِ، رَبِّ الْعَالَمِينَ

☚ ضروری نہیں کہ ہر اسم میں یہ تمام علامات موجود ہوں۔
کسی ایک علامت کا پایا جانا بھی اس کے اسم ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔

اَلْ ، تنوین ، حرفِ جر ، نداء

مشق قرآنِ کریم کے ایک صفحے پر دیئے گئے اسم پہچانیں

اسم

اسم کن چیزوں کے لیے آتا ہے؟

اسم محض کسی شخص یا چیز کا نام کے لیے نہیں آتا، اس کا اطلاق بہت وسیع ہے۔ اس میں :

- مذکر/مؤنث
- واحد، مثنٰی، جمع
- نکرہ، معرفہ
- مصدر
- فاعل، مفعول
- مبالغہ، ظرف، صفت
- تفضیل، آلہ
- مشتق، جامد، اشارہ
- موصول، استفہام......... سب شامل ہیں

اِسم

1. معنی اور مدلول کے اعتبار سے
- اسمِ ذات
- اسمِ معنی
- اسمِ صفت
- اسمِ مکان
- اسمِ زمان
- اسمِ آلہ

2. تعیّن کے اعتبار سے
- معرفہ
- اسمِ عَلَم
- ضمیر
- اسمِ اشارہ
- اسمِ موصول
- ال والا اسم
- معرفہ کی طرف مضاف
- نکرہ

3. عدد کے اعتبار سے
- مفرد
- مثنّی
- جمع
- جمع مذکر سالم
- جمع مؤنث سالم
- جمع مکسر
- اسمِ جمع
- اسمِ جنسِ جمعی

4. جنس کے اعتبار سے
- مذکر
- مؤنث
- حقیقی مؤنث
- مجازی مؤنث
- لفظی مؤنث
- معنوی مؤنث

5. ساخت کے اعتبار سے
- جامد
- مشتق
- اسمِ فاعل
- اسمِ مفعول
- صفتِ مشبہ
- صیغۂ مبالغہ
- اسمِ تفضیل
- اسمِ زمان
- اسمِ مکان
- اسمِ آلہ

6. مصدر اور اس کی اقسام
- مصدر
- مصدر صریح
- مصدر مؤول
- اسمِ مصدر
- مصدر میمی
- مصدر مرّہ
- مصدرِ ہیئت

7. مبہم / مخصوص اسماء
- ضمائر
- اسماء اشارہ
- اسماء موصولہ
- اسماء استفہام
- اسماء شرط
- اسماء عدد
- کنایات

8. ظرف بھی اسم ہے
- ظرفِ زمان
- ظرفِ مکان

9. اعراب کے اعتبار سے
- مرفوع
- منصوب
- مجرور
- معرب
- مبنی

10. نحوی کردار کے اعتبار سے
(مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، ظرف، حال، تمیز، منادی، مضاف الیہ، نعت/صفت، معطوف)

ایک ہی اسم بیک وقت کئی اعتبارات سے مختلف اقسام میں شامل ہو سکتا ہے

اسم

اسم بطور مذکر اور مؤنث

- عربی میں اسم, جنس (gender) کے اعتبار سے دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے۔ مذکر اور مؤنث

قسم	وضاحت	مثالیں
مذکر	ایسا اسم جو مرد/نر کے لیے ہو، یا عربی قواعد میں مذکر شمار کیا جائے	رَجُلٌ، رَسُولٌ، کِتَابٌ، یَوْمٌ، نُورٌ
مؤنث	ایسا اسم جو عورت/مادہ کے لیے ہو، یا عربی قواعد میں مؤنث شمار کیا جائے	اِمْرَأَةٌ، جَنَّةٌ، رَحْمَةٌ، شَمْسٌ، أَرْضٌ

- **مؤنث کی عام علامات** :

1. ة / تاء مربوطه جَنَّةٌ، رَحْمَةٌ، آیَةٌ، نِعْمَةٌ
2. ی / الف مقصوره - الدُّنْیَا، الْأُخْرَیٰ
3. اء / الف ممدوده – حَمْرَاءُ، بَیْضَاءُ

ہر مؤنث اسم کے آخر میں مؤنث کی ظاہری علامت ہونا ضروری نہیں
کچھ لفظ اہل عرب کے ہاں مؤنث شمار ہوتے ہیں (انہیں **مؤنث سماعی** کہا جاتا ہے جیسے شَمْسٌ، أَرْضٌ، نَارٌ، نَفْسٌ، دَارٌ، رِیحٌ، حَرْبٌ، بِئْرٌ، سُوقٌ

قرآن کے ایک صفحے سے مذکر اور مؤنث اسم تلاش کریں

اسم مذکر یا مؤنث ہو گا، اور اس کے ساتھ آنے والی صفت، اسمِ اشارہ اور بعض ضمائر بھی عموماً اس کی جنس کے مطابق آئیں گے۔

اسم بطور واحد، تثنیہ اور جمع) الْمُفْرَدُ ، الْمُثَنَّى ، الْجَمْعُ(

- عدد (Number) کے اعتبار اسم کی 3 حالتیں ہیں

1. **مُفْرَدٌ** - ایک)مُؤْمِنٌ (
2. **مُثَنًّى** - دو (مُؤْمِنَانِ/مُؤْمِنَيْنِ)
3. **جَمْعٌ** - دو سے زیادہ (مُؤْمِنُونَ/مُؤْمِنِينَ)

جمع کی بنیادی اقسام: تین ہیں

1. جمع مذکر سالم - Sound Masculine Plural: یہ وہ جمع ہے جس میں اصل لفظ کی ساخت برقرار رہتی ہے، یہ واحد کے آخر میں نَ / ینَ لگا کر بنائی جاتی ہے۔ جیسے: مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُونَ / مُؤْمِنِينَ۔
2. جمع مؤنث سالم - Sound Feminine Plural: اس میں بھی اصل لفظ کی ساخت برقرار رہتی ہے، یہ واحد کے آخر میں اتٌ / اتٍ لگا کر بنائی جاتی ہے۔ جیسے: مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ۔
3. جمع تکسیر (Broken Plural): : وہ جمع جس میں واحد لفظ کی اندرونی ساخت بدل جاتی ہے، جیسے: کِتَابٌ سے کُتُبٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ ۔

اسم

اسم بطور معرفہ اور نکرہ (النَّكِرَةُ وَ الْمَعْرِفَةُ)

- عربی میں اسم کو وسعت یا تعیّن (Definiteness) کے اعتبار سے دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. اِسم نَكِرَة (Indefinite Noun) غیر معیّن اسم، وہ اسم جس کی پہچان حاصل نہ ہو (عام نام)۔ جیسے رَجُلٌ - ایک آدمی، کِتَابٌ - کوئی کتاب، رَسُولٌ - ایک رسول، مَرَضٌ - کوئی بیماری،

قرآنی مثال: فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے۔⟵ مَرَضٌ نکرہ ہے

عام پہچان: نکرہ اسم پر اکثر تنوین (ـٌ ـٍ ـً) آتی ہے۔ علامتیں: "ایک"، "کوئی"، "کچھ"، "بعض"، "چند"

---

2. اسم مَعْرِفَة (Definite Noun) معیّن اسم، وہ اسم جو کسی مخصوص، معلوم یا متعین شخص یا چیز کی طرف اشارہ کرے (خاص نام) / جس سے پہلے تعارف حاصل ہو۔۔ جیسے الْكِتَابُ (مخصوص کتاب)، اللهُ ، هَذَا (یہ) ، هُوَ (وہ)

شروع میں لامِ تعریف یعنی "اَلْ" کا اضافہ کرتے ہیں۔ آخری حرف سے تنوین ختم کر دیتے ہیں۔

معرفہ کی اہم صورتیں: اَلْ والا اسم، اسمِ علم (Proper Nmae) کسی چیز کا ذاتی یا انفرادی نام، ضمیر (Pronoun) وہ الفاظ جو کسی نام/اسم کی جگہ استعمال ہو، اسمِ اشارہ (هٰذَا، ذٰلِكَ)، اسمِ موصول (دو جملوں کو ملانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں) اَلَّذِيْ، اَلَّتِيْ

اسم

اسم بطور مصدر (الْمَصْدَر- Verbal Noun / Action Noun)

- مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام، عمل یا کیفیت کے اصل معنی کو بیان کرے، لیکن اس میں زمانہ (Tense) نہ ہو۔
- قرآن کلاس میں ہر فعل (Verb) کا ہم ماضی (Past)، مضارع (Present/Future)، اور مصدر (Verbal Noun) اکٹھا بیان کرتے ہیں جیسے لَوْ **خَرَجُوا** فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا

مادہ: خ ر ج

خَرَجَ ، يَخْرُجُ ، خُرُوجًا - باہر نکلنا

ماضی	مضارع	مصدر
خَرَجَ	يَخْرُجُ	خُرُوجًا
وہ باہر نکلا	وہ باہر نکلتا ہے…	باہر نکلنا
ماضی	مضارع	مصدر
Past	Present/Future	Verbal Noun

اسم

ماضی (Past)	مضارع (Present/Future)	مصدر (Verbal Noun)	بنیادی معنی
عَلِمَ	يَعْلَمُ	عِلْمًا / عِلْمٌ	جاننا/ علم
نَصَرَ	يَنْصُرُ	نَصْرًا / نَصْرٌ	مدد کرنا/ مدد
عَبَدَ	يَعْبُدُ	عِبَادَةً / عِبَادَةٌ	عبادت کرنا/ عبادت
غَفَرَ	يَغْفِرُ	مَغْفِرَةً / مَغْفِرَةٌ	بخشنا/ بخشش
آمَنَ	يُؤْمِنُ	إِيمَانًا / إِيمَانٌ	ایمان لانا/ ایمان

- مصدر لفظ کے بنیادی معنیٰ تک پہنچاتا ہے، فعل کی مختلف شکلیں بدل سکتی ہیں، لیکن مصدر ہمیں اس Word Family کے مرکزی معنیٰ سے جوڑ دیتا ہے۔ مثلاً: غَفَرَ - يَغْفِرُ- مَغْفِرَةٌ سب میں بنیادی تصور: بخشش / Forgiveness کا
- قرآن میں مصدر خود بھی کثرت سے استعمال ہوتا ہے (إِيمَانٌ ،إِسْلَامٌ، عِلْمٌ ، صَبْرٌ ،ذِكْرٌ، شُكْرٌ،عِبَادَةٌ ، مَغْفِرَةٌ، نَصْرٌ)

ہر فعل کے ساتھ اس کا مصدر بھی یاد کریں؛ مصدر اس فعل کے بنیادی معنیٰ اور اس سے بننے والے دوسرے قرآنی الفاظ کو سمجھنے کی کنجی

اسم

اسم بطور ضمائر (Pronouns)

- ضمیر (Pronoun) ایسا اسم ہے جو کسی پہلے سے معلوم شخص، چیز یا جماعت کے نام کی جگہ استعمال ہو۔ مثلاً
مُحَمَّدٌ رَسُولٌ ، هُوَ صَادِقٌ محمد رسول ہیں، وہ سچے ہیں۔ یہاں هُوَ، محمد کے نام کی جگہ آیا ہے

☛ جہاں عبارت میں ضمیر استعمال ہوا ہو وہ کسی شخص یا چیز کی طرف لوٹتا ہے۔ جسے ضمیر کا مرجع (Referent) کہا جاتا ہے
قرآن کے مطالعے میں ضمیر کے استعمال پر ہمیشہ دیکھیں کہ ضمیر کس کی طرف لوٹ رہی ہے، اس سے معانی متعین کرنے میں سہولت ہو گی

- ضمیر سے ہمیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ جس شخص یا چیز کی بات ہو رہی ہے وہ واحد ہے کہ جمع، مذکر ہے کہ مؤنث، غائب ہے کہ حاضر(اس لیے کہ ضمیر بھی اسی لحاظ سے آتی ہے۔ Person + Gender + Number

ضمیر کی قسمیں:

1. ضمیرِ منفصل (Independent / Detached Pronoun) : وہ ضمیر جو الگ لفظ کی صورت میں آتی ہے اور کسی دوسرے لفظ کے ساتھ جڑا ہوا نہیں ہوتی۔ مثلاً أَنَا میں، نَحْنُ ہم، أَنْتَ تم، أَنْتُمْ تم سب، هُوَ وہ (مذکر)، هِيَ وہ (مؤنث)، هُمْ وہ سب
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ "وہ اللہ ایک ہے" یہاں هُوَ ضمیرِ منفصل ہے۔

اسم

اسم بطور ضمائر (Pronouns)

2. **ضمیرِ متصل** (Attached Pronoun) : وہ ضمیر جو کسی اسم، فعل یا حرف کے ساتھ جڑ کر آتی ہے اور الگ نہیں لکھی جاتی۔ مثلاً

- اسم کے ساتھ : رَبُّهُ - اس کا رب، رَبُّهُمْ - ان کا رب، رَبُّكَ - تمہارا رب، رَبُّنَا - ہمارا رب
- فعل کے ساتھ : خَلَقَهُ - اس نے اسے پیدا کیا خَلَقَهُمْ - اس نے انہیں پیدا کیا
- حرف (جر) کے ساتھ : لَهُ - اس کے لیے، لَهُمْ - ان کے لیے، فِيهِ - اس میں، عَلَيْهِمْ -ان پر

☛ قرآن میں یہ attached pronouns انتہائی کثرت سے استعمال ہوتے ہیں اس لیے ان کا فہم، فہمِ قرآن میں مددگار

3. **ضمیرِ مستتر** (Hidden / Implied Pronoun) : وہ ضمیر جو عبارت میں الگ سے نہیں لکھی جاتی، لیکن فعل کے اندر موجود اور سمجھا جاتی ہے۔ مثلاً: يَعْلَمُ "وہ جانتا ہے" اس میں فاعل الگ سے نہیں لکھی ہوئی، لیکن سمجھی جاتی ہے (یعنی هُوَ ضمیر مستتر ہے)

اسی طرح: اِقْرَأْ - پڑھو! اس میں فاعل أَنْتَ پوشیدہ ہے (یعنی أَنْتَ اِقْرَأْ)

اسم

اسم بطور ضمیر

- شخص (Person) کے اعتبار سے

معنی	مثال	عربی اصطلاح	قسم
میں، ہم	أَنَا، نَحْنُ	الْمُتَكَلِّمُ First Person	متکلم
تم، تم سب	أَنْتَ، أَنْتُمْ	الْمُخَاطَبُ Second Person	مخاطب
وہ، وہ سب	هُوَ، هِيَ، هُمْ	الْغَائِبُ Third Person	غائب

اسم بطور موصول (اسمائے موصولہ - (Relative Pronoun

- اسمِ موصول ایسا اسم ہے جو اپنے بعد آنے والے جملے کے ذریعے کسی شخص یا چیز کی تعیین کرتا ہے۔اردو میں عموماً اس کا مفہوم "جو، جس نے، جس کو، وہ جو" اور انگریزی میں who, which, that سے ادا ہوتا ہے۔
- قرآن میں کثرت سے آنے والے اسماء موصولہ

اسمِ موصول	استعمال	مفہوم
الَّذِي	واحد مذکر Masculine Singular	جو / وہ جو
الَّتِي	واحد مؤنث Feminine Singular	جو / وہ جو
اللَّذَانِ / اللَّذَيْنِ	تثنیہ مذکر Masculine Dual	وہ دو جو
اللَّتَانِ / اللَّتَيْنِ	تثنیہ مؤنث Feminine Dual	وہ دو جو
الَّذِينَ	جمع مذکر Masculine Plural	وہ لوگ جو
اللَّاتِي / اللَّائِي	جمع مؤنث Feminine Plural	وہ عورتیں جو

قرآنی مثالیں:

الَّذِي خَلَقَكُمْ - وہ جس نے تمہیں پیدا کیا

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ-وہ لوگ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا - اور وہ عورت جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی"

قرآن فہمی میں یہ کیوں اہم ہے؟

لمبے جملے کو حصوں میں تقسیم کرنے میں مدد دیتا ہے، ترجمے میں تعلق واضح کرتا ہے، " کون لوگ؟ کون شخص؟ کیا چیز؟ " واضح ہوتی ہے

اسم

اسم بطور اسمائے اشارہ (أَسْمَاءُ الْإِشَارَة – Demonstrative Pronouns)

- اسمِ اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعے کسی شخص، چیز یا جماعت کی طرف اشارہ کیا جائے۔
- اردو میں: یہ، یہ دونوں، یہ لوگ، وہ، وہ دونوں، وہ لوگ۔ انگریزی میں: This, These, That, Those

اسمِ اشارہ	مفہوم	استعمال	قریب/بعید	قرآنی مثال
هَذَا	یہ	واحد مذکر Masculine Singular	قریب کے لیے	هَذَا خَلْقُ اللَّهِ (31:11) یہ اللہ کی تخلیق ہے۔
هَذِهِ	یہ	واحد مؤنث Feminine Singular	قریب کے لیے	هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً (7:73) یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے
هَذَانِ / هَذَيْنِ	یہ دو	تثنیہ مذکر Masculine Dual	قریب کے لیے	هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا... (22:19) یہ دو فریق ہیں جو جھگڑے...
هَاتَانِ / هَاتَيْنِ	یہ دو	تثنیہ مؤنث Feminine Dual	قریب کے لیے	إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ (28:27) میری ان دو بیٹیوں میں سے ایک۔
هَؤُلَاءِ	یہ لوگ	جمع Plural	قریب کے لیے	إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ (76:27) بے شک یہ لوگ عاجلہ کو پسند کرتے ہیں
ذَٰلِكَ	وہ	واحد مذکر Masculine Singular	دُور کے لیے	ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ (2:2) یہ/وہ کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں
تِلْكَ	وہ	واحد مؤنث Feminine Singular	دُور کے لیے	تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ (27:1) یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیات ہیں
أُولَٰئِكَ	وہ لوگ	جمع Plural	دُور کے لیے	أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ (2:5) وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں

اسم بطور استفہام (اسمائے استفہام / أَسْمَاءُ الِاسْتِفْهَامِ / Interrogative Nouns)

- اسمائے استفہام وہ اسماء ہیں جن کے ذریعے کسی شخص، چیز، جگہ، وقت، کیفیت، مقدار یا انتخاب کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ الفاظ بہت کثرت سے آتے ہیں، اس لیے ان کو پہچاننا آیت کی ساخت اور مفہوم سمجھنے میں بہت اہم ہے۔

اسمِ استفہام	سوال کس کے بارے میں	معنی/استعمال
مَنْ	شخص/ذات	کون؟ Who (ذی عقل کے لیے)
مَا	چیز / حقیقت/ماہیت	کیا؟ What (غیر ذی عقل کے لیے)
مَاذَا	چیز / عمل	کیا، کون سا؟ What (غیر ذی عقل کے لیے)
أَيٌّ	انتخاب / تعیین	کون سا؟ Which (کئی افراد یا چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین یا انتخاب کے لی)
أَيْنَ	جگہ	کہاں؟ Where (کسی جگہ یا مکان کے متعلق سوال کے لیے)
مَتَىٰ	وقت	کب؟ When (وقت کے تعین کے لیے آتا ہے)
كَيْفَ	کیفیت / حالت	کیسے؟ How (کسی چیز کی کیفیت اور ماہیت جاننے کے لیے)
كَمْ	تعداد / مقدار	کتنے؟ How many (اس سے عدد، مدت یا مقدار کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے)
أَنَّىٰ	کیسے / کہاں سے	کیسے؟ کہاں سے؟ How?/From where (جگہ اور حالت پوچھنے کے لیے آتا ہے)
أَيَّانَ	وقت، خصوصاً مستقبل	کب؟ When (کسی کام کا وقت پوچھنے کے لیے آتا ہے)

اسم بطور استفہام (اسمائے استفہام/ أَسْمَاءُ الِاسْتِفْهَامِ/ Interrogative Nouns)

• اسمائے استفہام: قرآنِ مجید سے مثالیں

اسمِ استفہام	نوعیت	قرآنی مثال
مَنْ	شخص/ذات	قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - کہیے: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ (13:16)
مَا	چیز/ حقیقت/ماہیت	مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ - یہ مورتیاں کیا ہیں؟ (21:52)
مَاذَا	چیز/ عمل	مَاذَا أَرَادَ اللهُ بِهٰذَا مَثَلًا - کہیے: اللہ نے اس مثال سے کیا مراد لی ہے؟ (2:26)
أَيُّ	انتخاب/ تعیین	أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا - دونوں گروہوں میں سے کون سا مقام کے اعتبار سے بہتر ہے؟ (19:73)
أَيْنَ	جگہ (کہاں)	فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ - پھر تم کہاں جا رہے ہو؟ (81:26)
مَتَىٰ	وقت	مَتَىٰ نَصْرُ اللهِ - اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (2:214)
كَيْفَ	کیفیت/ حالت	كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ - تم اللہ کے ساتھ کفر کیسے کرتے ہو؟ (2:28)
كَمْ	تعداد/ مقدار	قَالَ كَمْ لَبِثْتَ - .... فرمایا: تم کتنی مدت ٹھہرے رہے؟ (2:259)
أَنَّىٰ	کیسے/ کہاں سے	يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هٰذَا - اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ (3:37)
أَيَّانَ	وقت، خصوصاً مستقبل	يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ - وہ پوچھتے ہیں: جزا کا دن کب ہوگا؟ (51:12)

اسم

اسم بطور استفہام (اسمائے استفہام/أَسْمَاءُ الِاسْتِفْهَامِ/Interrogative Nouns)

قرآنِ مجید سے مثالیں:

- مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ؟ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ مَنْ Who?
- مَا الْقَارِعَةُ؟ القارعہ کیا ہے؟ مَا What?
- أَيْنَ شُرَكَائِيَ؟ میرے شریک کہاں ہیں؟ أَيْنَ Where?
- كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ؟ تم اللہ کا انکار کیسے کرتے ہو؟ كَيْفَ How?

قرآن فہمی میں اسمائے استفہام کی اہمیت:

- قرآن میں ہر سوال صرف معلومات حاصل کرنے کے لیے نہیں ہوتا۔ بہت سے استفہامی جملے قاری/سامع کو سوچنے، اقرار کرنے، جھنجھوڑنے یا کسی حقیقت پر متنبہ کرنے کے لیے آتے ہیں۔
- اسمائے استفہام سے حقیقی سوال: قَالُوا مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ؟ "انہوں نے کہا: یہ مورتیاں کیا ہیں؟" (یہاں سوال کا جواب مطلوب ہے)
- اقرار (Rhetorical Confirmation): مخاطب سے ایسی حقیقت منوانا جو واضح ہو: أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ؟ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟

اسم

اسم بطور استفہام (اسمائے استفہام / أَسْمَاءُ الِاسْتِفْهَامِ / Interrogative Nouns)

- انکار : (Rebuke / Denunciation): كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ؟؟ تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو؟ - یہاں كَيْفَ صرف "کیسے" پوچھنے کے لیے نہیں بلکہ اس رویے کی شدید نامعقولیت اور مذمت ظاہر کر رہا ہے۔
- تعجب اور غور و فکر (Wonder / Reflection): فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ؟ پھر تم کہاں جا رہے ہو؟ یہ سوال انسان کو اپنے راستے اور انجام پر غور کرنے پر مجبور کرتا ہے۔
- استفہام آیت کے مرکزی پیغام کی طرف توجہ دلاتا ہے: مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؟ تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرض دے- سوال کے ذریعے نیک عمل کی طرف ترغیب (Encouragement) دی جا رہی ہے۔

☚ قرآن پڑھتے وقت چار سوال کریں:

① اسمِ استفہام کون سا ہے؟ ② وہ کس چیز کے بارے میں سوال کر رہا ہے؟ ③ سوال حقیقی ہے یا بلاغی (Rhetorical)؟ ④ اگر بلاغی ہے تو مقصد کیا ہے: اقرار، انکار، تنبیہ، تعجب یا غور و فکر؟

اسم

اسم بطور جار (حُرُوفُ الجَرِّ / الجَارُّ وَالْمَجْرُورُ (Prepositions & Prepositional Phrase

- حرفِ جر (Preposition)) ایسا حرف ہے جو اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کر دیتا ہے۔ یعنی زیر دیتا ہے
- یہ کا، کی، کے، کو، میں، پر، سے.. کے معنی میں) کل 17 حروفِ جر استعمال ہوتے ہیں:

نمبر	حرفِ جر	معنی	مثال
1	بِ	سے/ساتھ	بِسْمِ اللهِ
2	تَ	حرفِ قسم	تَاللهِ
3	كَ	کے جیسا	كَمِثْلِهِ
4	لِ	کے لیے	لِذِكْرِ
5	وَ	حرفِ قسم	وَاللهِ
6	مِنْ	سے	مِنْ البَيْتِ
7	فِي	میں	فِي المَسْجِدِ

نمبر	حرفِ جر	معنی	مثال
8	عَلَى	پر / اوپر	عَلٰى مُحَمَّدٍ
9	اِلٰى	کی طرف	اِلٰى المَسجِدِ الحَرَامِ
10	حَتّٰى	یہاں تک	حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ
11	عَنْ	سے	عَنْ قَوْمٍ
12	ذُوْ، ذِیْ، ذَا	والا/صاحب	وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ/ذِي الجَلَالِ
13	ذَاتَ	والی	ذَاتِ الْبُرُوجِ
14	ذَوَاتِ	والیاں	ذَوَاتَا أَفْنَانٍ

اسم

اسم بطور جار (حُرُوفُ الجْرِّ - Prepositions & Prepositional Phrase)

قرآن فہمی میں جارّ و مجرور کی اہمیت:

1. یہ الفاظ کے باہمی تعلق کو واضح کرتا ہے مثلًا: آمَنْتُ بِاللّٰہ، یہاں بِاللّٰہِ بتاتا ہے کہ ایمان کس پر ہے؟
2. جگہ، سمت، ذریعہ اور تعلق بیان کرتا ہے
فِی الْأَرْضِ زمین میں (Location)، اِلَیٰ رَبِّكَ تمہارے رب کی طرف (Direction)، بِاللّٰہِ اللہ کے ساتھ / اللہ کے ذریعے (Relation / Means)، لِلّٰہِ۔ اللہ کے لیے / اللہ ہی کا (Possession / Purpose)
3. ایک ہی حرف جر کے مختلف معانی ہو سکتے ہیں
قرآن میں حرفِ جر کا ترجمہ ہمیشہ ایک ہی لفظ سے نہیں کیا جا سکتا۔ مثلًا

- بِ - کبھی:

← کے ساتھ (With)

← کے ذریعے (By)

← کے سبب (Because of)

← پر / کے ساتھ تعلق (In relation to) کے معنی دے سکتا ہے۔

اسم

اسم بطور شرطیہ الفاظ - اِسْمُ الشَّرْط/ أداةُ الشَّرط (Conditional Noun)

- اسم شرط (Conditional Noun) : اسمائے شرط یہ ہیں مَنْ، مَا، مَهْمَا، أَيّ، أَيْنَمَا - یہ قرآن میں شرط اور اس کے نتیجے کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہیں (تین حروفِ شرط ہیں إِنْ، لَوْ، لَوْلَا ان کو بھی یہیں بیان کیا گیا ہے)
- اسے پہچاننے سے قاری فوراً سمجھ سکتا ہے کہ کس عمل یا حالت پر کون سا نتیجہ مرتب ہو رہا ہے، اور یوں پیغام زیادہ واضح ہو جاتا ہے
- شرطیہ جملے میں تین اجزاء پائے جاتے ہیں۔ (۱) شرط کا لفظ (Conditional Noun)، (۲) شرط (Condition)، (۳) جواب شرط یا نتیجہ (Result)

مثال : مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ "جو برائی کرے گا، اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔" (4:123) یہاں مَنْ شرط کا لفظ، يَعْمَلْ سُوءًا جملہ شرط اور يُجْزَ بِهِ جوابِ شرط / نتیجہ۔

قرآنی مثال	معنی / استعمال	اسم شرط	شمار
فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ - پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا، اسے دیکھ لے گا (99:7)	جو کوئی، جو شخص Whoever عاقل کے لیے	مَنْ	1
وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ - اور جو نیکی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس پاؤ گے۔ (2:110)	جو کچھ، جو چیز بھی Whatever	مَا	2
مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ... فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ - تم ہمارے پاس جو نشانی بھی لے آؤ... ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں۔ (7:132)	جو کچھ بھی، خواہ کچھ بھی Whatever / No matter what	مَهْمَا	3

اسم

اسم بطور شرطیہ الفاظ - اِسْمُ الشَّرْط (Conditional Noun)

شمار	اسمِ شرط	معنی / استعمال	قرآنی مثال
4	أَيٌّ	جو بھی / جس میں سے کوئی بھی Whichever	أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کردوں، مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی (28:28)
5	أَيْنَ / أَيْنَمَا	جہاں، جہاں کہیں بھی Wherever	أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ تم جہاں کہیں بھی ہو، موت تمہیں آلے گی۔ (4:78)
6	حَيْثُمَا / حَيْثُ مَا	جہاں کہیں بھی Wherever	وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو، اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو (2:144)

7	إِذَا	جب، جب کبھی When مستقبل میں متوقع/یقینی حالت	إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ... فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ - جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے... تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے (110/1،3)
8	كُلَّمَا	جب جب، ہر بار جب Whenever/Every time	كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا - جب جب زکریا ان کے پاس محراب میں داخل ہوتے، ان کے پاس رزق پاتے۔ (3:37)
9	لَمَّا	جب، جب ایسا ہوا کہ	فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ پھر جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اس بستی کے اوپر کو نیچے کر دیا

اسم

اسم کی چند دیگر اصناف

اسمِ مشتق - الاِسْمُ الْمُشْتَقُّ (Derived Noun)

- "مشتق" کے معنی ہیں "اخذ کیا ہوا" (جو کسی دوسرے لفظ سے نکالا گیا ہو)۔وہ اسم جو کسی مادّے/اصل سے اخذ کیا گیا ہو اور اصل معنی کے ساتھ کوئی اضافی وصف یا تعلق بھی بیان کرے (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم آلہ، اسم مکان/زمان سب اسکی مثالیں)
- اسم مشتق قرآن فہمی میں بہت اہم ہے۔اسمِ مشتق کو پہچاننے سے کسی لفظ کو اس کے اصل مادّے Root)) سے جوڑ کر اس کا بنیادی معنی اور اس میں شامل فاعل، مفعول، صفت، شدت یا کیفیت کا مفہوم زیادہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

اسم جامد- الاِسْمُ الجَامِدُ (Primary / Non-derived Noun)

- "جامد" کے معنی ہیں "جما ہوا، بے حرکت، یا منجمد"۔ ایسا اسم جو اپنی موجودہ صورت میں کسی دوسرے لفظ سے مشتق نہ ہو۔بلکہ بنیادی نام یا معنی کے طور پر استعمال ہو۔(جیسے: رَجُل (مرد)، فَرَس (گھوڑا)، شَجَر (درخت)
- اسم جامد کو پہچاننے سے اس کے مشتقات (derivation) جاننے کی ضرورت نہیں پڑتی (کہ یہ فاعل ہے، مفعول ہے، صفت مشبہ ہے...؟)
- اصطلاحات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، قرآن میں الصَّلَاة، الزَّكَاة، الإِيمَان جیسے الفاظ کسی عمل یا تصور کا بنیادی نام بتاتے ہیں اور ان کی گردان میں جانے کی ضرورت نہیں

اسم

اسم بطور صفتِ مشبّہ- الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ (Qualitative / Inherent Adjective)

- " مشبّہ " کا مطلب ہے " کسی چیز کے مشابہ "۔ صفتِ مشبّہ ایسا مشتق اسم (Derived Adjective) ہے جو کسی شخص یا چیز میں پائی جانے والی نسبتاً ثابت، مستقل، پائیدار یا ذاتی کیفیت کو بیان کرتا ہے، نہ کہ محض کسی وقت واقع ہونے والے عمل کو مثلاً

کَرِیمٌ - عزت و سخاوت والا ، کَبِیرٌ - بڑا، شَدِیدٌ - سخت / شدید، قَرِیبٌ - قریب

عام صفت اور صفتِ مشبّہ میں کیا فرق ہے؟

- صفتِ مشبّہ خود بھی صفت ہی ہوتی ہے، فرق یہ ہے کہ یہ صفت کی ایک مخصوص قسم ہے۔
- عام/وقتی صفت : کَاتِبٌ - لکھنے والا، ذَاهِبٌ - جانے والا، قَائِمٌ - کھڑا ہونے والا
- صفتِ مشبّہ: کَرِیمٌ - سخاوت اس کی صفت ہے، سَمِیعٌ - سننے والا (ہر لحاظ سے)، اللہ تعالیٰ کی کئی صفات (الْكَبِيرُ، الْعَظِيمُ، الْكَرِيمُ، الْحَلِيمُ، عَلِيمٌ، سَمِيعٌ، بَصِيرٌ) صفتِ مشبّہ ہیں کہ ان میں ثبات ہے، دوام ہے، کلیت ہے...

قرآن فہمی میں اس کی اہمیت: صفتِ مشبّہ کو پہچاننے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کسی ذات یا چیز کے کسی عمل کو بیان نہیں کر رہا بلکہ اس کی صفات، ان کی پائیداری، ان کا دوام (enduring attribute) یا ان کیفیت بیان کر رہا ہے۔ اس سے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات، انسانوں کے اوصاف، عذاب، نعمت اور مختلف اشیاء کی کیفیات کا مفہوم زیادہ درست طور پر سمجھ میں آتا ہے

اسم

اسم بطور صفتِ مشبَّہ - الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ (Qualitative / Inherent Adjective)

- صفتِ مشبّہ کو کیسے پہچانیں: اگرچہ صفتِ مشبہ کو اوازن سے پہچانا جاتا ہے لیکن اس کے لیے گرامر کا ایڈوانس سطح کا علم درکار ہے
- قرآن کلاس کی سطح پر - صفتِ مشبہ کو معنی اور ساخت سے پہچانا جاسکتا ہے:

← اگر معنی یہ ہو کہ کوئی شخص یا چیز کیسی ہے؟ تو صفتِ مشبّہ ہونے کا امکان زیادہ ہے (کَرِیمٌ - عزت و سخاوت والا ، کَبِیرٌ - بڑا، شَدِیدٌ - سخت / شدید، قَرِیبٌ - قریب)

← قرآنِ کریم میں صفتِ مشبّہ زیادہ تر فَعِیلٌ کے وزن پر آتی ہے (اگرچہ دوسرے اوازن بھی آئے ہیں): صَغِیرٌ - چھوٹا، قَرِیبٌ - قریب، بَعِیدٌ - دور، شَدِیدٌ - سخت / شدید، جَمِیلٌ - خوبصورت ، قَبِیحٌ - بدصورت، طَوِیلٌ- لمبا، قَصِیرٌ - چھوٹا / پست قامت)

قرآن سے مثالیں:

✓ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (11:61) بے شک میرا رب قریب اور دعا قبول کرنے والا ہے ← قَرِیبٌ = صفتِ مشبّہ (فَعِیلٌ کے وزن پر)

✓ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (3:4) اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ ← شَدِیدٌ = صفتِ مشبّہ، (فَعِیلٌ کے وزن پر)

✓ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (22:62) اور وہی بلند مرتبہ، بہت بڑا ہے۔ ← كَبِيرُ = صفتِ مشبّہ، (فَعِیلٌ کے وزن پر)

✓ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (56:77) بے شک یہ ایک بزرگ / باوقار قرآن ہے ← کَرِیمٌ = صفتِ مشبّہ، (فَعِیلٌ کے وزن پر)

اسم

اسم کی چند دیگر اصناف

اسمِ مکان - اِسْمُ الْمَكَان (Noun of Place)

- ایسا مشتق اسم جو اس جگہ کو ظاہر کرے جہاں کوئی عمل انجام پاتا ہے۔ اسے پہچاننے سے قرآن میں کسی عمل اور اس کے مقام کا تعلق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- قرآنی مثال: وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ (72:18) مَسْجِدٌ = سجدہ کرنے کی جگہ۔

اسمِ زمان - اِسْمُ الزَّمَان (Noun of Time)

- ایسا مشتق اسم جو کسی کام کے واقع ہونے کے وقت کو ظاہر کرے۔ قرآن میں وعدے، جزا، قیامت یا کسی واقعے کے مقررہ وقت کو سمجھنے میں یہ مفید ہے۔
- قرآنی مثال: إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ (11:81) مَوْعِدٌ = وعدے/مقررہ واقعے کا وقت۔

اسمِ آلہ - اِسْمُ الْآلَة (Noun of Instrument)

- ایسا اسم جو اس آلے یا ذریعے کو ظاہر کرے جس سے کوئی کام کیا جاتا ہے۔ اس کی پہچان قرآن میں بعض اشیاء کے لغوی معنی اور ان کے اصل مادّے سے تعلق واضح کرتی ہے۔
- قرآنی مثالیں: وَوَضَعَ الْمِيزَانَ (55:7) مِيزَانٌ = وزن کرنے کا آلہ / ترازو - (مِصْبَاحٌ، مِفْتَاحٌ، مِنْسَأَة....)

اسم

اسم کی چند دیگر اصناف

صیغۂ مبالغہ - صِيغَةُ الْمُبَالَغَةِ (Intensive Form)

- ایسا مشتق اسم جو کسی فعل یا صفت کی کثرت، شدت یا بہت زیادہ پائے جانے کا مفہوم دیتا ہے۔ قرآن میں خصوصاً اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی وسعت اور کمال سمجھنے میں نہایت اہم ہے۔
- قرآنی مثال: إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ غَفُورٌ = بہت زیادہ بخشنے والا۔

ظرف زمان - ظَرْفُ الزَّمَانِ (Adverb of Time)

- ایسا اسم جو یہ بتائے کہ کوئی عمل کب واقع ہوا یا ہوگا۔ قرآن میں واقعات، احکام اور آخرت کے بیانات کی زمانی ترتیب سمجھنے میں یہ بہت مددگار ہے
- قرآنی مثالیں: يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (83:6) يَوْمٌ = اس دن / جس وقت۔ (سَاعَةً، عَشِيًّا، بُكْرَةً ، سِنِينَ، سَاعَةً....)

ظرف مکان - ظَرْفُ الْمَكَانِ (Adverb of Place)

- ایسا اسم جو جملے میں یہ بتائے کہ کوئی کام کہاں واقع ہوا۔ یہ اسمِ مکان سے مختلف ہے؛ یہاں اصل توجہ لفظ کی ساخت پر نہیں بلکہ جملے میں اس کے کردار (جگہ کا رخ اور سمت وغیرہ) پر ہوتی ہے۔
- قرآنی مثال: تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ تَحْتِ = نیچے ← مقام کی وضاحت کر رہا ہے۔- (فَوْقَ، أَمَامَ، خَلْفَ، وَرَاءَ، بَيْنَ، عِنْدَ..)

اسم

اسم فاعل- اِسْمُ الْفَاعِلِ (Active Participle)

- اسمِ فاعل ایسا مشتق (derived) اسم ہے جو کام کرنے والے یا کسی فعل کے انجام دینے والے کو ظاہر کرتا ہے۔۔مثلاً کَتَبَ سے کَاتِبٌ (لکھنے والا) خَلَقَ سے خَالِقٌ (پیدا کرنے والا) صَبَرَ سے صَابِرٌ (صبر کرنے والا۔)

قرآن فہمی میں اہمیت:

اسمِ فاعل قرآن کریم میں بکثرت آیا ہے۔اس کو پہچاننے سے فوراًمعلوم ہوتا ہے کہ آیت میں کسی عمل کا کرنے والا کون ہے اور اس لفظ کا تعلق کس فعل اور مادّے(Root) سے ہے۔

قرآن سے چند مثالیں

اسمِ فاعل	مادّہ(Root)	اصل فعل	ترجمہ
خَالِقٌ	خ ل ق	خَلَقَ	پیدا کرنے والا
عَالِمٌ	ع ل م	عَلِمَ	جاننے والا
صَابِرٌ	ص ب ر	صَبَرَ	صبر کرنے والا
شَاكِرٌ	ش ك ر	شَكَرَ	شکر کرنے والا
حَافِظٌ	ح ف ظ	حَفِظَ	حفاظت کرنے والا
كَافِرٌ	ك ف ر	كَفَرَ	انکار کرنے والا/ کافر
ظَالِمٌ	ظ ل م	ظَلَمَ	ظلم کرنے والا
فَاسِقٌ	ف س ق	فَسَقَ	نافرمانی کرنے والا/ فاسق

اسم

اسم کی چند دیگر اصناف

اسم مفعول - اِسْمُ الْمَفْعُول (Passive Participle)

- ایسا مشتق (derived) اسم جو اس شخص یا چیز کو ظاہر کرے جس پر کوئی عمل کیا گیا ہو۔ مثلاً کَتَبَ سے مکْتُوبٌ (لکھا ہوا) خَلَقَ سے مَخْلُوقٌ (پیدا کیا ہوا) عَلِمَ سے مَعْلُومٌ (جانا ہوا)، ذَكَرَ سے مَذْكُورٌ (ذکر کیا ہوا)

اسمِ مفعول	مادّہ (Root)	اصل فعل	ترجمہ
مَكْتُوبٌ	ك ت ب	كَتَبَ	لکھا ہوا
مَخْلُوقٌ	خ ل ق	خَلَقَ	پیدا کیا ہوا/ مخلوق
مَعْلُومٌ	ع ل م	عَلِمَ	معلوم / جانا ہوا
مَذْكُورٌ	ذ ك ر	ذَكَرَ	ذکر کیا ہوا
مَفْتُوحٌ	ف ت ح	فَتَحَ	کھولا ہوا
مَقْتُولٌ	ق ت ل	قَتَلَ	قتل کیا ہوا
مَرْزُوقٌ	ر ز ق	رَزَقَ	رزق دیا ہوا
مَغْفُورٌ	غ ف ر	غَفَرَ	بخشا ہوا
مَبْعُوثٌ	ب ع ث	بَعَثَ	اٹھایا/ بھیجا ہوا

قرآن فہمی میں اہمیت:

اسم مفعول کو پہچاننے سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ جو شخص یا چیز بیان ہو رہی ہے اس پر عمل واقع ہوا ہے (وہ عمل کرنے والا نہیں ہے)۔ اس سے فاعل اور مفعول کے فرق، اور لفظ کے اصل فعل و مادّے (Root) کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔۔

قرآن سے چند مثالیں

اسم

اسم کی کچھ دیگر اصناف

اسم صفت (Adjective / Descriptive Noun) : ایسا اسم جو کسی شخص یا چیز کی صفت یا کیفیت بیان کرے، جیسے: کَرِیمٌ، عَظِیمٌ، شَدِیدٌ۔ قرآنی مثال: إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (الواقعة: 77) - بے شک یہ باعزت قرآن ہے۔

اسم عَلَم ((Proper Noun) : کسی خاص شخص، جگہ یا مخصوص ہستی کا نام، جو اسے دوسروں سے متعین کرے، جیسے: مُوسَىٰ، إِبْرَاهِيمُ، مَرْيَمُ۔ قرآنی مثال: وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا (النساء: 164) - اور اللہ نے موسیٰ سے کلام فرمایا۔

اسمِ معنی((Abstract Noun) : ایسا اسم جو کسی غیر محسوس معنی، کیفیت یا تصور کو بیان کرے، نہ کہ کسی مادی چیز کو، جیسے: إِيمَانٌ، صَبْرٌ، رَحْمَةٌ، عِلْمٌ۔ قرآنی مثال: وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ(البقرة: 45) یہاں صَبْر بنیادی معنوی تصور ہے۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرة: 38) پھر ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔ (إِيمَانٌ، ، صَبْرٌ، رَحْمَةٌ، خَوْفٌ، هُدًى، ضَلَالٌ، عَدْلٌ، شُكْرٌ، ذِكْرٌ، نِعْمَةٌ جیسے الفاظ/اسم یہ سب ایسے معانی، کیفیات یا تصورات کو ظاہر کرتے ہیں جو بذاتِ خود کوئی مادی چیز نہیں ہوتے)

اسمِ عدد (Numeral / Number Noun) ایسا اسم جو تعداد یا گنتی کو ظاہر کرے، جیسے: وَاحِدٌ، اثْنَانِ، ثَلَاثَةٌ، سَبْعَةٌ۔ قرآنی مثال: إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (الصافات: 4) بے شک تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

اسم

اسم کی کچھ دیگر اصناف

اسمِ تفضیل (Comparative / Superlative Noun) : ایسا مشتق اسم جو دو یا زیادہ افراد یا چیزوں کے درمیان کسی صفت میں برتری یا زیادتی کو ظاہر کرے۔ یہ عموماً **أَفْعَلُ** کے وزن پر آتا ہے، جیسے : **أَكْبَرُ، أَحْسَنُ ، أَعْلَمُ** ۔

قرآن فہمی میں اس کی اہمیت: اسے پہچاننے سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت میں کسی چیز کو زیادہ، بہتر، بڑا یا افضل قرار دیا جا رہا ہے۔

قرآنی مثال : وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ اور اللہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے

مضاف اور مضاف الیہ- الإِضَافَة (Genitive Construction) : جب دو اسم آپس میں اس طرح ملیں کہ پہلا اسم دوسرے کی طرف نسبت، تعلق یا ملکیت ظاہر کرے تو اسے اضافت کہتے ہیں۔ پہلے اسم کو **مُضَاف** اور دوسرے کو **مُضَافٌ إِلَيْهِ** کہا جاتا ہے۔

مثال: رَبُّ الْعَالَمِينَ "تمام جہانوں کا رب"؛ یہاں رَبُّ **مضاف** اور الْعَالَمِينَ **مضاف الیہ** ہے۔

- قرآن مجید میں مضاف اور مضاف الیہ کی ترکیب بہت کثرت سے استعمال ہوئی ہے، کیونکہ اسی کے ذریعے "کس کا؟ کس سے متعلق؟ کس کی طرف منسوب؟" جیسے تعلقات بیان ہوتے ہیں:

(كِتَابُ اللَّهِ = اللہ کی کتاب، رَسُولُ اللَّهِ = اللہ کے رسول، رَبُّ الْعَالَمِينَ = جہانوں کا رب، يَوْمُ الدِّينِ = جزا کا دن، عِبَادُ الرَّحْمٰنِ = رحمٰن کے بندے)

عربی عبارت میں "کا/کے/کی" کے لیے الگ لفظ موجود نہیں؛ یہ معنی دونوں اسموں کے باہمی تعلق سے پیدا ہوتا ہے

اسم

اسم کی کچھ دیگر اصناف

صفت اور موصوف - النَّعْتُ وَالْمَنْعُوتُ (Noun Agreement –Adjective) :

جب ایک اسم کسی دوسرے اسم کی صفت، کیفیت یا خصوصیت بیان کرے تو جس اسم کی صفت بیان ہو اسے **موصوف** (مَنْعُوت) اور صفت بتانے والے لفظ کو **صفت** (نَعْت) کہتے ہیں۔۔

مثال: صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ "سیدھا راستہ"؛ یہاں صِرَاطٌ **موصوف** اور مُسْتَقِيمٌ **صفت** ہے۔اسی طرح: عَذَابٌ أَلِيمٌ - دردناک عذاب، اور الْفَوْزُ الْعَظِيمُ - عظیم کامیابی۔ أَجْرٌ عَظِيمٌ- عظیم اجر، قَوْلٌ مَعْرُوفٌ -اچھی/بھلی بات، نَفْسٍ وَاحِدَةٍ -ایک جان، بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ -پاکیزہ/عمدہ شہر

صفت، موصوف کے ساتھ مطابقت میں آئے گی (اگر موصوف معرفہ ہو تو صفت بھی عموماً معرفہ آتی ہے، اور اگر موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ، اسی طرح جنس، عدد اور اعراب بھی موافقت میں آئیں گے)

قرآن مجید میں صفت و موصوف کی ترکیب بہت کثرت سے آتی ہے، اس لیے اسے پہچاننے سے معلوم ہوتا ہے کہ کون سا لفظ کس اسم کی کیفیت بیان کر رہا ہے۔یہ قرآنی عبارت کے صحیح ترجمے، phrase structure اور الفاظ کے باہمی تعلق کو سمجھنے میں نہایت مددگار ہے۔

موصوف "کون/کیا؟" بتاتا ہے، صفت "کیسا/کیسی/کیسے؟" بتاتی ہے

اسم

اسم کی کچھ دیگر اصناف

صفت اور موصوف - قرآنی مثالیں

قرآنی مثال	ترجمہ	صفت	صفت و موصوف کی مطابقت
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا	سیدھا راستہ	مُسْتَقِيمًا	صِرَاطًا اور مُسْتَقِيمًا دونوں مذکر، واحد، اور نکرہ ہیں۔
عَذَابٌ أَلِيمٌ	دردناک عذاب	أَلِيمٌ	عَذَابٌ اور أَلِيمٌ دونوں مذکر، واحد، اور نکرہ ہیں۔
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ	ایک جان	وَاحِدَةٍ	نَفْسٍ اور وَاحِدَةٍ دونوں مؤنث، واحد، اور نکرہ ہیں۔
حَيَاةً طَيِّبَةً	پاکیزہ زندگی	طَيِّبَةً	حَيَاةً اور طَيِّبَةً دونوں مؤنث، واحد، اور نکرہ ہیں۔
بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ	پاکیزہ بستی	طَيِّبَةٌ	بَلْدَةٌ اور طَيِّبَةٌ دونوں مؤنث، واحد، اورنکرہ ہیں۔
جَنَّةٍ عَالِيَةٍ	بلند جنت	عَالِيَةٍ	جَنَّةٍ اور عَالِيَةٍ دونوں مؤنث، واحد، اور نکرہ ہیں۔
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ	عظیم کامیابی	الْعَظِيمُ	الْفَوْزُ اور الْعَظِيمُ دونوں مذکر، واحد، اور معرفہ ہیں۔
وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ	حکمت والے قرآن کی قسم	الْحَكِيمِ	الْقُرْآنِ اور الْحَكِيمِ دونوں مذکر، واحد، اور معرفہ ہیں۔

قرآنی عربی بنیادی قواعد

سلسلہ حصہ دوم میں جاری رہے گا....